عید میلاد النبی ﷺ
عالمِ عرب میں
خورشیدِ ملت پروفیسر
ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری
اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور

عید میلاد النبی ﷺ

عالمِ عرب میں

خورشیدِ ملت پروفیسر
ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری
ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ

اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتابچہ	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم عرب میں
نام مصنف	خورشید ملت ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری
	ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور
نظر ثانی	حافظ محمد کاشف جمیل
کمپوزنگ	قاری محمد عارف ستار القادری
صفحات	48
سال اشاعت	مارچ 2008ء/ربیع الاوّل 1428ھ

ملنے کے پتے

☆ **اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ**

وِنڈالہ روڈ، شاہدرہ، لاہور

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز**

داتا دربار روڈ لاہور

☆ **مکتبۂ اہلسنّت**

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

حسنِ ترتیب

الاهداء

داعیٔ اتحادِ اہلسنت، پیکرِ اخلاص و وفا، محبّ العلم والعلماء

جناب الحاج چوہدری امجد علی چیمہ صاحب

صدر متحدہ مجلس عمل سیالکوٹ و صدر مرکز اہلسنّت ڈونگا باغ سیالکوٹ

کے نام ...... جن کی وجہِ شہرت ان کی سادگی، عاجزی، انکساری اور ملنساری کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس گھر کی بے لوث خدمت ہے۔ اور جن کے خلوص اور محنت کا منہ بولتا ثبوت سیالکوٹ کی عظیم جامع مسجد ڈونگا باغ کی خوبصورت و دیدہ زیب عمارت ہے جو تمام صاحبانِ دل ونظر کو دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔ اللہ کریم اسلام کے اس خاموش سپاہی کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

....

انتساب

آزاد کشمیر کے مذہبی حلقوں کی آبرو، عاشق رسول، عزت مآب

جناب الحاج غلام رسول عوامی صاحب

صدر مرکزی میلاد کمیٹی میر پور آزاد کشمیر

اور

ہمدرد علمائے ملت، اسیر عشقِ رسول، گدائے کوچۂ بتول

جناب چوہدری ارشد علی صاحب

احمد اسٹیٹ ایجنسی، مین کاچھ روڈ کاہنہ، لاہور کے نام

جو کہ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل کے بھرپور انعقاد کے لیے ہمیشہ سے مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ کریم ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین

دل کی بات

اللہ کریم کے فضل و کرم اور اس کے حبیبِ مکرم شفیعِ معظم نورِ مجسم رحمتِ عالم ﷺ کے تصدق پا سے یہ چند صفحات جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کوئی باقاعدہ کتاب نہیں بلکہ محض ایک مختصر سا مقالہ ہے جو چند احباب کی پرزور فرمائش پر تحریر کیا اور اب اس کی اشاعت بھی انہی کرم فرماؤں کے حکم کی تعمیل ہے۔ سرکارِ دو جہاں ﷺ کے ذکر مبارک یعنی جلسوں کی وجہ سے مسلسل مصروفیات کے باعث اگرچہ کسی بھی تحقیقی یا تصنیفی کام کے لیے وقت نکالنا انتہائی مشکل کام ہے لیکن احباب کی محبت اور خلوص نے یہ کام آسان بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

میں اپنے ان احباب اور مخلص دوستوں کا دلی طور پر مشکور و ممنون ہوں جن میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ نشتر پارک کراچی میں شہید ہونے والے معصوم واجد احمد شہید کے والد محترم جو اپنے نونہال کی شہادت پر غمگین و افسردہ ہونے کی بجائے مبارک باد دے رہے تھے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے میرے بیٹے کی شہادت اپنے جشنِ مولود کے موقع پر قبول فرمالی ہے۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مرتضٰے مہروی صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ گلستانِ جوہر کراچی۔ غازی نشتر پارک مجاہد ملت فخر علماءِ کراچی حضرت مولانا قاری محمد اشرف گورمانی صاحب مہتمم جامعہ ابوبکر گلستانِ جوہر کراچی۔ فاضل ذیشان استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد طاہر تبسم قادری صاحب ناظمِ اعلیٰ مجلس علماءِ نظامیہ پاکستان۔ پیر طریقت رہبرِ شریعت پیر سید محمد عطاء الحق شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچا تاندلہ۔ استاذ العلماء آفتابِ ولایت حضرت علامہ صاحبزادہ پیر خلیل احمد مرتضائی صاحب، مہتمم جامعہ مرتضائیہ قلعہ شریف۔ مجاہدِ اہلسنت حضرت علامہ سعید احمد کریمی، ملتان پیر طریقت صوفی باصفا جناب

پیر محمد عمران سیفی صاحب امیر جماعتِ اہلسنّت چیچہ وطنی ۔ خطیب اہلسنّت استاذ الحفاظ حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب قصوری خطیب و سرپرستِ اعلیٰ جامع مسجد سیدہ آمنہ اعوان ٹاؤن لاہور۔ محترم المقام جناب ڈاکٹر صادق علی صاحب صادق میڈیکل سٹور ونڈالہ روڈ شاہدرہ ۔ محترم جناب الحاج ملک محمد اقبال صاحب، کشمیر پارک ۔ محترم جناب افتخار احمد مغل صاحب ۔ محترم جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب، افضل میڈیکل سٹور محترم جناب شیخ خلیل احمد صاحب۔ محترم جناب حاجی محمد ارشد صاحب ۔ محترم جناب پروفیسر محمد نواز گجر صاحب۔ پروفیسر منور حسین چوہدری (پنجاب گروپ آف کالجز گوجرانوالہ) چوہدری محمد صدیق سہو 138/ML ۔ ڈاکٹر عابد سلیم عابد صاحب (خدائی مظفر گڑھ) محترم جناب میاں محمد بلال خدائی صاحب (خدائی مظفر گڑھ)، جناب محمد اشفاق مدنی کھیڑا (مظفر گڑھ) محترم جناب صفدر بٹ صاحب، سیالکوٹ محترم فیض محمد قادری، ملتان شریف ۔ سیٹھ رشید احمد، شبیر برتن سٹور والے ۔ میاں منیر احمد قائمقام صدر انجمن تاجران ونڈالہ روڈ لاہور ۔ نوجوان مجاہد رانا رفاقت علی (چیچہ وطنی)۔ اور دیگر وہ عظیم ساتھی اور پرخلوص دوست جن کے نام اس کتابچہ کی بجائے میرے دل کی تختی پر رقم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ میرے ان تمام مخلص ساتھیوں کو صحت کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرمائے۔

نیز تمام قارئین سے میری گزارش ہے کہ اس کتاب میں جو بھی خوبی نظر آئے اسے ہمارے اسلاف و اکابرین کی عظمتِ علمی سمجھیں اور جو خامی یا غلطی نظر آئے اسے میری طرف منسوب کرتے ہوئے مجھے ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری

ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور

جشن عید میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ.

ترجمہ: "اے محبوب! آپ فرما دیجیے اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔"

"رات "لیلۃ القدر بنی ہوئی نکلی اور خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلانِ شب قدر نے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ کی سیجیں بچھا دیں۔ ملایکانِ ملاء الاعلیٰ نے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا کی شہنائیاں شام سے بجانا شروع کر دیں۔ حوریں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ کی میعادی اجازت نے فرشتگانِ مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے اور طلوع ماہتاب سے پہلے عروس کائنات کی مانگ کا موتی بھر کر غائب ہو گئے۔ چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی چادر سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی نگاہ آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئی۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے، افلاک گردش سے، زمین چکر سے اور دریا بہنے سے رک گئے

اور کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لیے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہو گیا۔ انتظام و اہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکایا۔ نسیم سحری کی آنکھیں جوشِ خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت، کلیوں میں خوشبو، درختوں کے مشا خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتہ پتہ مخمور ہو کر سر بسجود ہو گیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہو گیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اور قطرہ قطرہ ایک لمحہ کے لیے غیر متحرک ہو گیا۔ اس کے بعد وہ لمحہ آ گیا۔ جس کے لیے سب انتظامات تھے۔ فرشتوں کے پر خوشبوؤں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہم غیب نے منادی کی کہ افضل البشر، خاتم الانبیاء، سراپردۂ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔ رات نے کہا: میں نے شام سے اس کا انتظار کیا ہے۔ اس گوہرِ رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا: میرا رتبہ رات سے بلند ہے مجھے کیوں محروم رکھا جائے۔ دونوں کی مسرتیں قابلِ نوازش نظر آئیں کچھ حصہ دن کا لیا کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نُوْرٌ عَلٰی نُوْر کی نورانی آوازوں کے ساتھ دست قدرت نے دامن کائنات پر وہ لعل بہا رکھ دیا۔ جس کے ایک سرسری جلوے سے دنیا بھر کے ظلمت کدے منور اور روشن ہو گئے۔

سرزمین حجاز جلوۂ حقیقت سے لبریز ہو گئی۔ دنیا جو سرود و جمود کی کیفیت میں تھی۔ اس دم متحرک نظر آنے لگی۔ پھولوں نے پہلو کھول دیا، کلیوں نے آنکھیں وا کیں، دریا بہنے لگے، ہوائیں چلنے لگیں، آتش کدوں کی آگ سرد ہو گئی۔ صنم

خانوں میں خاک اڑنے لگی۔ لات ومنات، ھبل وعزات کی توقیر پامال ہوگئی۔ قیصر وکسریٰ کے فلک پوش بروج گر کر پاش پاش ہو گئے۔ درختوں نے سجدۂ شکر سے سر اٹھایا۔ رات کچھ روٹھی روٹھی سی۔ چاند کچھ شرمایا شرمایا سا۔ تارے نادم و محجوب سے رخصت ہوئے اور آفتاب شان وفخر کے ساتھ، مسرت ومباھات کے اجالے لیے ہوئے کرنوں کے ہار ہاتھ میں، قرص نور تھال میں لیے، ہزاروں ناز و ادا کے ساتھ افق مشرق سے نمایاں ہوا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ کے گھر میں، مخدومہ کائنات سیدۂ آمنہ کی گود میں۔ حضرت عبدالمطلب کے گھرانے، ہاشم کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، محبوبِ خدا، سرور ہر دوسرا، رحمت کون و مکان، شافع روزِ جزا، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، انیس الغریبین یعنی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ سبحان اللہ! ربیع الاوّل شریف کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس تھی جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا۔

گمراہی ہدایت میں بدل گئی۔ کفر کی جگہ اسلام نے لے لی۔ فحاشی وعریانی کی جگہ اخلاقِ حسنہ کا دور دورہ ہوا۔ یتیموں کو والی اور بے سہاروں کو سہارا ملا۔ عورتوں کی عزت وناموس کو تحفظ ملا۔ ظلم وتشدد کا خاتمہ ہوا۔ عدل وانصاف کا علم بلند ہوگیا۔ غرضیکہ قرآن پاک کی زبان میں جہنم کے کنارے پہنچی ہوئی انسانیت جنت کی طرف رواں دواں ہوئی اور جہنم میں گرنے سے بچ گئی۔ اس محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک پر کسے خوشی نہ ہوگی۔ انسان تو درکنار بے زبان چوپائے بھی باعثِ تخلیقِ کائنات کی آمد پر شاداں ہیں کیونکہ رحمۃ للعالمین نے اپنی چادرِ رحمت کے سائے میں نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات اور پرندوں تک کو جگہ دی۔

لہٰذا عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا اور اس پرمسرت موقع کو عید قرار دینا یقیناً انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور تمام سلیم الفطرت انسان عید میلاد النبی ﷺ کو تمام عیدوں سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں اور اسے منانے کے لیے پورے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آئے ہیں اور بالخصوص **"عالم عرب"** میں اس کا زیادہ اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔

میں نے اپنے اس مختصر سے کتابچہ میں عالم عرب میں میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کے بارے جلیل القدر محدثین وعلماءِ کرام کے فرمودات درج کیے ہیں نیز ان کے علماء ومحدثین کے فرامین (جو کہ عرب وعجم میں ممتاز حیثیت اور مقام کے حامل ہیں) کے میلاد النبی ﷺ کے بارے میں ارشادات بھی شامل کر دیئے ہیں تا کہ آج کے جو نام نہاد محفل میلاد کو بدعت قرار دیتے ہیں اور یہ بے جا اعتراض کرتے ہیں کہ محفلِ میلاد کا آغاز اسی صدی میں ہوا ہے اس سے قبل تاریخِ اسلام میں محافل میلاد کے انعقاد کا رواج نہ تھا۔ یہ تاریخی دستاویز دیکھ کر ان شاء اللہ کسی کو یہ اعتراض کرنے کی جرأت وجسارت نہ ہوگی۔

اللہ کریم میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی محافل منعقد کرنے، آپ ﷺ کا ذکر کرنے، اور آپ ﷺ کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہونے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری

ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور

عید میلاد النبی ﷺ عالمِ عرب میں

محدثِ عظیم علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی:

چنانچہ مشہور متشدد و نقاد اور معروف محدث علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) سرزمینِ عرب پر میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لا زال اهل الحرمين الشريفين و المصر و اليمن و الشام و سائر بلاد العرب من المشرق و المغرب يحتفلون بمجلس مولد النبى ﷺ و يفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاوّل و يهتمون اهتماما بليغا على السماع و القرأة لمولد النبى ﷺ و ينالون بذالک اجرًا جزيلًا و فوزًا عظيمًا.

"ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن غرض شرق و غرب تک تمام بلادِ عرب کے باشندے میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاوّل شریف کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے ہیں۔" (المولد النبوی ۔ ص ۵۸)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ:

عالمِ اسلام کا ایک اور نمایاں نام اور عظیم محدث حضرت ملا علی بن سلطان احمد القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

و انما حدث بعدها بالمقاصد الحسنة، والنية التى للاخلاص شاملة، ثم لا زال اهل الاسلام فى سائر الاقطار و المدن العظام يحتفلون فى شهر مولده صلى الله عليه وسلم و شرف و كرم بعمل الولائم البديعة و المطاعم المشتملة على الامور البهية و البديعية و يتصدقون فى لياليه بانواع الصدقات، و يظهرون المسرات و يزيدون فى المبرات، بل يعتنون بقرابة مولده الكريم ، و يظهر عليهم من بر كاته كل فضل عظيم عميم، بحيث كان مما جرب كما قال الامام شمس الدين بن الجزرى المقرى ، انه امان تام فى ذالك العام و بشرى تعجل بنيل ما ينبغى و يرام.

" محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا ہے اور اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و

خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں بلکہ جونہی ماہِ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے، خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن محمد الجزری المقری (التوفی ۸۳۳ھ) ؒ نے بیان کیا ہے کہ ماہِ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ وامان اور سلامتی رہتی ہے اور تمنائیں پوری ہونے کی بشارت بہت جلد ملتی ہے۔"

مفتی عنایت اللہ کاکوروی علیہ الرحمۃ:

مفتی عنایت اللہ کاکوری علیہ الرحمۃ اہل حرمین شریفین کے معمولِ میلاد کے بارے میں اپنی تصنیف "تاریخ الہ آباد" کے صفحہ نمبر ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"حرمین شریفین اور اکثر بلادِ اسلامیہ میں عادت ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل شریف میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے مولود شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطورِ دعوت کے کھانا یا شیرینی کھاتے ہیں۔ سو یہ امر موجبِ برکاتِ عظیم ہے اور سبب ہے ازدیادِ محبت جناب رسول اللہ ﷺ کا۔ بارھویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد نبوی شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں برمکانِ ولادت آنحضرت ﷺ۔"

مدینہ منورہ میں محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

امام المحدثین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری اہل مدینہ کے حوالے سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل کے انعقاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

و لاهل المدينة به احتفال و على فعلة اقبال و كان للملك المظفر صاحب "اربک" بذالک فيها اتم العنايه و اهتماما بشانه جاوز الغابه فاثنى عليه به العلامة ابو شامه احد شيوخ النووى السابق فى الاستقامة فى كتابه الباعث على البدع و الحوادث و قال مثل هذا الحسن : يندب اليه و يشكر فاعله و يثنى عليه ، زاد ابن الجزرى : و لو لم يكن فى ذالک الا ارغام الشيطان و سرور اهل الايمان قال يعنى الجزرى : و اذا كان اهل الطلب اتخذوا ليلة مولود نبيهم عيدا اكبر فاهل الاسلام اولٰى بالتكريم و اجدر.

"اہل مدینہ بھی اسی طرح کی محافل منعقد کرتے ہیں اور اسی طرح کے امور بجا لاتے ہیں اور بادشاہ مظفر شاہ اربکؒ اس معاملہ میں بہت زیادہ توجہ دینے والا اور حد سے زیادہ اہتمام کرنے والا تھا۔ "علامہ ابو شامہ (جو کہ امام المحدثین رئیس المحققین امام یحییٰ بن شریف النووی (المتوفی ۶۷۶ھ) کے شیوخ میں سے ہیں اور صاحبِ استطاعت بزرگ ہیں، اپنی کتاب "الباعث علی البدع والحوادث" میں اس اہتمام پر اس بادشاہ کی تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ: "اس طرح

کے اچھے امور اس بادشاہ کو پسند تھے اور وہ ایسے افعال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرتا تھا۔" امام جزری اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: " گو کہ ان امور کی بجا آوری سے صرف شیطان کی تذلیل اور اہل ایمان کی شادمانی و مسرت ہی مقصود ہو۔" آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

"جب عیسائی اپنے نبی کی شب ولادت کو بہت بڑے جشن کے طور پر مناتے ہیں تو اہل اسلام حضور اکرم ﷺ کی تعظیم و تکریم کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کے یومِ ولادت پر بے پناہ خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔"

(المورد الروی فی مولد النبی ﷺ ص ۱۵،۱۶)

مکۃ المکرمۃ میں میلاد النبی ﷺ

امام سخاوی علیہ الرحمۃ

امام المحدثین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری مزید امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اہل مکہ کے میلاد شریف منانے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال السخاوی: و اما اهل مكة معدن الخير و البركة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الناس انه محل مولده و هو فى "سوق الليل" و جاء بلوغ كل منهم بذالك المقصد و يزيد اهتمامهم به على يوم العيد حتٰى قل ان يتخلف عنه احد من صالح و طالح، و مقل

و سعید سیما "الشریف صاحب الحجاز" بدون توار و حجاز.

"امام سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ: اہل مکہ خیر و برکت کی کان ہیں۔ وہ اس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ یہ سوق اللیل میں واقع ہے۔ (متوجہ اس لیے ہوتے ہیں کہ) ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو پالے۔ یہ لوگ عید میلاد النبی کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یا بد، سعید یا شقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے خصوصاً امیر حجاز (شریف مکہ) بلا تردد (بخوشی) شرکت کرتے ہیں۔ (المورد الروی فی مولد النبی ص ۱۷)

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ:

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ جو کہ عالمِ عرب کے عظیم محدث اور فقیہ ہیں۔ آپ اپنی تصنیف لطیف "فتاویٰ حدیثیہ" کے صفحہ نمبر ۱۲۹ پر رقم طراز ہیں کہ:

الموالد و الاذکار التی تفعل عندنا اکثرھا مشتمل علی خیر کصدقۃ و ذکرٍ وصلاۃٍ و سلامٍ علی رسول اللہ ﷺ.

"ہمارے ہاں میلاد و اذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ زیادہ تر اچھے کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مثلاً ان میں ذکر کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور صدقات دیئے جاتے ہیں۔"

امام قطب الدین الحنفی علیہ الرحمۃ:

امام قطب الدین الحنفی جو کہ عرب کے مشہور محدث ہیں۔ اہل مکہ کے جشنِ میلاد النبی ﷺ کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ اہل مکہ صدیوں سے جشنِ میلاد النبی ﷺ مناتے آرہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

یزار مولد النبی ﷺ المکانی فی اللیلۃ الثانیۃ عشر من ربیع الاوّل فی کل عام فیجتمع الفقھاء و الاعیان علی نظام المسجد الحرام و القضاۃ الاربعۃ بمکۃ الشرفۃ بعد صلاۃ المغرب بالشموع الکثیرۃ و المفروعات و الفوانیس والمشاغل و جمیع المشائخ مع طوائفھم بالاعلام الکثیرۃ و یخرجون من المسجد الی السوق اللیل و یمشون فیہ الی محل مولد الشریف بازدھام و یخطب فیہ شخص و یدعو للسلطنۃ الشریفہ ثم یعودون الی المسجد الحرام و یجلسون صفوفا فی وسط المسجد من جھۃ الباب الشریف و القضاۃ و یدعو للسلطان و یلبسہ الناظر خلعۃ و یلبس شیخ الفراشین خلعۃ ثم یؤذن للعشاء و یصل الناس علی عادتھم ثم یمشی الفقھاء مع ناظر الحرم الی الباب الذی یخرج منہ من المسجد ثم یتفرقون ، و ھذا من اعظم مراکب ناظر الحرم الشریف بمکۃ المشرفۃ و یاتی الناس من البدو و الحضر و اھل جدۃ ومکان الاودیۃ فی تلک اللیلۃ و یفرحون بھا.

"۱۲ ربیع الاوّل کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تمام علاقوں کے علماء، فقہاء اور گورنر اور

چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (وہ مکان جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی) کی زیارت کے لیے جاتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتی ہیں (یہ مشعل بردار جلوس ہوتا ہے) وہاں لوگوں کا کثیر اجتماع ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے ہیں تمام مسلمانوں کے لیے دعا ہوتی ہے اور پھر تمام لوگ واپس دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے ہیں۔ واپسی پر مسجد میں بادشاہِ وقت مسجد حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اور اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں ، شہروں، حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔"

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام ص ۱۹۶)

شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف "فیوض الحرمین" میں مکہ مکرمہ میں منعقدہ محفل میلاد میں شرکت کے بعد ان پرنور لحات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

و کنت قبل ذالک بمکۃ المکرمۃ فی مولد النبی ﷺ فی یوم

ولادته و الناس يصلون على النبی صلی اللہ علیہ وسلم و يذكرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته و مشاهده قبل بعثته فرأيت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادركتها يبصر الجسد ولا اقول ادركتها ببصر الروح فقط والله اعلم . كيف كان الامر بين هذا و ذالک فتاملت تلک الانوار فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين بامثال هذه المشاهد و بامثال هذه المجالس و رايت يخالطه انوار الملائكة انوار الرحمة.

" اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا۔ جس میں لوگ آپ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہو گئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا۔ بہر حال جو بھی ہو میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی محافل ومجالس میں شرکت پر معمور کیے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔ " (فیوض الحرمین۔ ص ۸۰)

امام محمد بن جار اللہ ابن ظہیرہ:

عالم عرب کے مشہور محدث و عالم امام محمد بن جار اللہ ابن ظہیرہ اہل مکہ کے جشنِ میلاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

جرت العادة بمكة ليلة الثانى عشر من ربيع الاوّل كل عام ان قاضى مكة الشافعى يتهياء لزيارة هذا المحل الشريف بعد صلاة المغرب فى جمع عظيم منهم الثلاثة القضاة و اكثر الاعيان من الفقهاء و الفضلاء و ذوى البيوت بفوانيس كثيرة و شموع عظيمة و ازدهام عظيم و يدعى فيه للسلطان ولا مير مكة و للقاضى الشافعى بعد تقدم خطبة مناسبة للمقام ثم يعود منه الى المسجد الحرام قبيل العشاء و يجلس خلف مقام الخليل عليه السلام بازاء فيه الفراشيين و يدعو الداعى لمن ذكر انفا بحضور القضاة و اكثر الفقهاء ثم يصلون العشاء و ينصرفون و لم اقف على اول من سن ذالك سالت مورخى العصر فلم اجد عندهم علما بذالك.

"ہر سال مکہ شریف میں ۱۲ ربیع الاوّل کی رات کو اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے ائمہ، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہِ وقت، امیر مکہ اور

قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لیے دعا کی جاتی
ہے اور یہ اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا
پہلے مسجد حرام میں آجاتے ہیں مقامِ ابراہیم پر اکٹھے ہو کر
دوبارہ دعا کرتے ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء
شریک ہوتے ہیں۔ پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر
الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں
کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مورخین
سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہو سکا۔

مصر اور شام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری سلطانِ مصر اور شام کے عید میلاد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل منعقد کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

**فاکثرهم بذالک عناية اهل مصر ، والشام و لسلطان مصر
فی تلک الليلة من العام اعظم مقام، قال: و لقد حضرت فی سنة
خمس و ثمانين و سبع مائة ليلة المولد عند الملک الظاهر برقوق
رحمة الله. بقلعة الجبل العلية ، فرايت ما هالی و سرنی و ما ساء نی ،
و حررت ما انفق فی تلک الليلة علی القراء و الحاضرين من الوعاظ
و المنشدين و غيرهم من الاتباع و الغلمان و الخدام المترددين بنحو
عشرة آلاف مثقال من الذهب ما بين خلع و مطعوم و مشروب و
مشموم و شموع و غيرها ما يستقيم به الضلوع ، و عددت فی**

ذالک خمسا و عشرین من القراء الصیتین المرجو کونھم مثبتین ، و لا نزل واحد منھم الا بنحو عشرین خلعة من السلطان و من الامراء الاعیان قال السخاوی : قلت: و لم یزل ملوک مصر خدام الحرمین الشریفین ممن وفقھم اللہ لھدم کثیر من المناکیر و الشین و نظروا فی امر الرعیة کالوالد لولدہ، و شھروا انفسھم بالعدل ، فاسعفھم اللہ بجندہ و مددہ.

" محافلِ میلاد کے اہتمام میں اہل مصر اور اہل شام سب سے آگے ہیں اور سلطانِ مصر ولادت با سعادت کی رات محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ میں ۷۸۵ھ کو سلطانِ مصر ظاہر برقوق کے پاس میلاد کی رات جبل العلیہ کے قلعہ میں حاضر ہوا۔ وہاں وہ کچھ دیکھا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور بہت زیادہ خوش کیا اور کوئی چیز مجھے بری نہ لگی۔ میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا جو بادشاہ نے اس رات موجود واعظین ، نعت خواں (شعراء) اور ان کے علاوہ کئی اور لوگوں ، بچوں اور مصروف خدام پر تقریباً دس ہزار مثقال سونا ، خلعتیں ، انواع و اقسام کے کھانے و مشروبات ، خوشبوئیں ، شمعیں اور دیگر چیزیں دیں جن کے باعث وہ اپنی معاشی حالت درست کر سکتے تھے۔ اس وقت میں نے ایسے پچیس خوش الحان قراء شمار کیے جو اپنی مسحور کن آواز سے سب پر فائق رہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو سلطان اور اعیانِ سلطنت سے بیس کے قریب خلعتیں

لیے بغیر اسٹیج سے اترا ہو۔ امام سخاوی کہتے ہیں کہ میرا موقف یہ ہے کہ مصر کے سلاطین جو حرمین شریفین کے خدام رہے ہیں ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اکثر برائیاں اور عیوب ختم کرنے کی توفیق عطا کر رکھی تھی۔ اور انہوں نے رعیت کے بارے میں ایسا ہی سلوک کیا جیسا والد اپنے بیٹے سے کرتا ہے اور انہوں نے قیامِ عدل کے ذریعے شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں انہیں اپنی غیبی مدد سے نوازے۔" (المورد الروی فی مولد النبی ص ۱۳)

قاہرہ (مصر) میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

تیرہویں صدی ہجری کے بزرگ سیرت نگار اور مورخ مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ کے مدیر الشیخ محمد رضا مصری اپنی مقبول عرب وعجم کتاب "محمد رسول اللہ" میں رقم طراز ہیں:

"خاص قاہرہ شہر میں ۱۲ ربیع الاوّل کے دن ظہر کی نماز کے بعد عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس غوریہ، اشرافیہ، کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے۔ ان راستوں پر عاشقانِ رسول کا ہجوم بڑھتا رہتا ہے۔ جلوس کے آگے آگے پولیس کے گھڑ سوار دستے ہوتے ہیں۔ دائیں بائیں فوج کے اعلیٰ عہدیدار ہوتے ہیں۔ بادشاہ مصر جلسہ گاہ میں حاضر ہوتا ہے۔ فوج سلامی دیتی ہے پھر بادشاہ شامیانے میں داخل ہوتا ہے۔ مختلف سلاسل کے صوفیا اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے

لیے تشریف لاتے ہیں اور بادشاہ ان کا استقبال کرتا ہے پھر خود بادشاہ شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان سنتا ہے اور محفل کے اختتام پر میلاد کا بیان کرنے والے عالم دین کو شاہی خلعت عطا کرتا ہے۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ شربت پلایا جاتا ہے۔ شام کے سائے بڑھتے ہی خیموں پر نصب شدہ تمام قمقموں کو روشن کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک دن مصر میں سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے اور اس دن ملک بھر میں عام تعطیل ہوتی ہے۔"

اندلس میں میلاد النبی ﷺ

اسی طرح آپ علیہ الرحمۃ اندلس اور مغرب کے ممالک میں میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

و اما ملوک الاندلس و الغرب فلهم فيه ليلة تسير بها الركبان يجتمع فيها ائمة و العلماء الاعلام فمن يليهم من كل مكان و علوا بين اهل الكفر كلمة الايمان، واظن اهل الروم لا يتخلفون عن ذالك، اقتفاء بغيرهم من الملوك فيما هنالك.

"حتیٰ کہ اندلس اور شاہانِ مغرب بھی یومِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ پر رات کے وقت قافلے کی صورت میں نکلتے جن میں بڑے بڑے ائمہ وعلماء شامل ہوتے۔ راستے میں جگہ جگہ سے لوگ ان کے ساتھ ملتے چلے جاتے اور یہ سب اہل کفر کے سامنے کلمۂ

حق بلند کرتے۔ میرا گمانِ غالب ہے کہ اہلِ روم بھی ان سے
کسی طرح پیچھے نہ تھے اور وہ بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح
محافلِ میلاد منعقد کرتے تھے۔" (المورد الروی فی مولد النبی۔ ص ۱۴)

اربل میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ساتویں صدی ہجری کے مشہور مورخ ابن خلکان شافعی اربلی (متوفی ۶۸۱ھ) اپنی تصنیف کردہ "تاریخ مراۃ الزمان" میں فرماتے ہیں کہ ساتویں صدی ہجری میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی اور "اربل" کے سلطان ملک معظم ابوسعید مظفر الدین نے سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی بنیاد ڈالی۔ ابن خلکان کی تحقیق کے مطابق اس جشن پر سالانہ تقریباً تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

> "اس جشن میں دور و نزدیک کے علماء، صلحاء، واعظین اور شعراء بڑے اہتمام سے شریک ہوا کرتے تھے۔ ان تقریبات میں شرکت کے لیے مختلف علاقوں سے ماہِ محرم کے آغاز ہی میں قافلے چل پڑتے تھے اور ربیع الاوّل تک آمد جاری رہتی تھی۔ ایک کھلے میدان میں بہت وسیع پیمانے پر لکڑی کے خوبصورت ودیدہ زیب خیمے بنوائے جاتے۔ شب میلاد میں بڑی تعداد میں جانور ذبح کیے جاتے اور مہمانوں کے لیے لنگر کا انتظام کیا جاتا۔ مغرب کے بعد شاہی قلعہ میں محفل میلاد منعقد ہوتی۔ بادشاہ خود "مشعل بردار جلوس" کی قیادت کرتا ہوا محفل میں

شریک ہوتا۔ یہ محفل صبح تک جاری رہتی اور نمازِ فجر کے بعد خواص و عوام سب کو کھانا کھلایا جاتا۔ لوگ دور دراز سے آتے اور بادشاہ کو دعائیں دیتے۔"

قوص میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امام کمال الدین الادفوی علیہ الرحمۃ:

محدث کبیر امام کمال الدین الادفوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "الطالع السعید" میں "قوص" میں محفل میلاد النبی منعقد کیے جانے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

حکی لنا صاحبنا العدل ناصر الدین محمود بن العماد ان ابا الطیب محمد بن ابراهیم السبتی المالکی نزیل قوص، احد العلماء العاملین، کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیقول: یا فقیه، هذا یوم السرور، اصرف الصبیان، فیصرفنا و هذا منه دلیل علی تقریره و عدم انکاره، و هذا الرجل کان فقیها مالکیا متفنا فی علوم، متورعا، اخذ عنه ابو حیان وغیره، مات منه خمس و تسعین و ستمائة.

" ہمارے ایک مہربان دوست ناصر الدین محمود بن العماد حکایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوطیب محمد بن ابراہیم البستی المالکی قوص کے رہنے والے تھے۔ صاحبِ عمل علماء میں سے تھے۔ اپنے دار العلوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن

محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ استاذ سے
کہتے: اے فقیہ! آج خوشی ومسرت کا دن ہے۔ بچوں کو چھوڑ
دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا۔ ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد
کے اثبات اور اس کے جائز ہونے پر دلیل وتائید ہے۔ یہ
شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر
فن ہو گزرے ہیں۔ بڑے زہد وورع کے مالک تھے۔ علامہ
ابوحیان اور دیگر علماء نے آپ سے ہی اکتسابِ فیض کیا۔ آپ
نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔

تلمسان میں دعوتِ میلاد

مشہور محدث حافظ سیّد ابوعبداللہ تلمسانی نے لکھا ہے کہ تلمسان کا بادشاہ
سلطان ابوحمو موسیٰ تلمسانی معززین اور صاحب رائے لوگوں کے مشورے سے شب
ولادت میں ایک دعوت عام کا اہتمام کرتا تھا۔ اس میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش
اور منقش چادریں بچھائی جاتیں۔ سنہرے کار چوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے
جاتے۔ ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کیے جاتے۔ نصب شدہ
بڑے بڑے گول خوش نما بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا جو دیکھنے میں پگھلا ہوا سونا
معلوم ہوتا۔ طرح طرح کے کھانے اس انداز سے چنے جاتے جیسے موسمِ بہار میں
رنگا رنگ پھول کھلے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتیں جن کی مہک
سے فضا معطر ہو جاتی اور حاضرین محفل پر عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا جلال ووقار
چھایا جاتا۔ اذانِ فجر تک یہ پرنور محفل جاری رہتی۔ (ماخوذ از فکر لاثانی، مارچ 08ء)

عید میلاد النبی ﷺ اور اکابر علماء و محدثین

الشیخ امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ:

چنانچہ 9ویں صدی ہجری کے عظیم بزرگ محدث بلند پایہ محقق صاحب ارشاد الساری شارح صحیح البخاری الشیخ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) بزبانِ امام جزری روایت فرماتے ہیں۔

لا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام و يعملون الولائم و يتصدقون فی لياليه انواع الصدقات و يظهرون السرور و يزيدون فی المبرات و يعتنون بقراة مولده الكريم و يظهر عليهم من بركاتہ كل فضلٍ عظيمٍ و مما جرب من خواصہ انه امان فی ذالک العام و بشرى عاجله بنيل البغيه و المرام فصح الله امرًا اتخذ ليالی شهر مولده المبارک اعياذا ليكون اشد عله علی من فی قلبہ مرض۔

" اہل اسلام حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے۔ ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے دیتے اور خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر

حصہ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کا میلاد پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے حفظ وامان کا سال ہوتا ہے اور میلاد شریف منانے سے ان کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغضِ رسالت مآب ﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری موجود ہے۔۔"

(مواہب اللدنیہ۔ زرقانی۔ ج ۱ ۔ ص ۱۶۴)

الشیخ علامہ امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ:

عرب کی دنیا کے ایک عظیم مفسر و محدث، گیارہویں صدی ہجری کے ترجمان القرآن الشیخ علامہ امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر روح البیان (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی مایہ ناز تفسیر روح البیان میں آیت کریمہ " محمد رسول اللہ " کے تحت رقم طراز ہیں:

" آٹھویں صدی ہجری کے امام احمد علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور میلاد شریف منانا اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح بدعتِ حسنہ ہے۔۔"

امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمۃ:

امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۰۲ھ) عرب میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

لازال اهل الاسلام فی سائر الاقطار و المدن الکبار یحتفلون فی شهر مولده صلی اللہ علیہ وسلم بعمل الولائم البدیعة المشتملة علی الامور البهجة الرفیعة و یتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظهرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقراءة مولده الکریم و یظهر علیهم من برکاته کل فضلٍ عمیمٍ.

"ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان ربیع الاوّل شریف کے مہینے میں میلاد کی یاد مناتے ہیں۔ اس موقع پر وہ تمام نیک کام کرتے ہیں جو خوشی، نیکی اور محبت کا مظہر ہوتے ہیں چنانچہ طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس محفل مقدس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔"

(سبل الہدیٰ والرشاد ج۱ ص۴۳۹ ...... روح البیان۔ ج۹ ص۵۶)

امام جلال الدین سیوطی:

اسی طرح اسلامی دنیا کا ایک عظیم نام، دنیائے عرب کا معروف نمائندہ وہ عظیم شخصیت جس کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷۵ مرتبہ جاگتے ہوئے اپنے دیدار

سے نوازا ہے اور لاتعداد مرتبہ عالمِ خواب میں زیارت عطا فرمائی ہے۔ امام المحدثین سید المفسرین شیخ الشیوخ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) آپ فرماتے ہیں کہ:

ما ورد فی عقیقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نفسه بعد البعثت: قلت: وظهرلی تخریجه علی اصل آخر، و هو ما اخرجه البیهقی، عن انس رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد ان جده عبدالمطلب عق عنه فی سابع ولادته، والعقیقة لا تعاد مرة ثانیه، فیحمل ذالک علی ان الذی فعله النبی صلی اللہ علیہ وسلم اظهارا للشکر علی ایجاد اللّٰه تعالٰی ایاه، رحمة للعالمین، و تشریفا لامته، کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضا الشکر بمولده باجتماع الاخوان، و اطعام الطعام و نحو ذالک من وجوه القربات و اظهار المسرّات.

"بعثت کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا عقیقہ خود کیا۔ میں کہتا ہوں کہ میرے لیے اس حدیث کی ایک اور اصل بھی ظاہر ہوئی ہے جسے امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ) نے معروف صحابی حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بعثت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ایک عقیقہ خود کیا۔ اس کے ساتھ یہ روایت بھی ہے کہ حضور کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ آپ کی ولادت باسعادت کے ساتویں دن کیا تھا۔ حالانکہ عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا اس قول میں تطبیق یوں

ہوگی کہ وہ فعل "عقیقہ" ہے جسے حضور ﷺ نے خود کیا ہے
یہ اللہ کی طرف سے آپ کی پیدائش اور آپ کو سارے
جہانوں کے لیے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کرنے پر اظہارِ
تشکر کیا ہے اور آپ کی امت کے لیے باعثِ شرف ہے۔ یہ
ایسے ہی ہے جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنی ذات پر
درود وسلام بھیجا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمارے لیے یہ بھی مستحب
ہے کہ ہم اظہارِ تشکر کے طور پر حضور علیہ السلام کی ولادت پر
مسلمانوں کا اجتماع عام منعقد کیا کریں۔ کھانا کھلایا کریں اور
اسی طرح دیگر تقریبات کا انعقاد کریں اور آپ ﷺ کی
ولادت کی خوشیوں کا اظہار کریں۔"

(حسن المقصد فی عمل المولد۔ ص ۶۴)

شیخ الاسلام امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ الاسلام امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے سلسلۂ اساتذہ میں بھی ہیں اور سلسلۂ مشائخ میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں۔ آپ اپنی کتاب "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں میلاد شریف کی عظمت کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

مـمـا حال المسلم الموحد من امتہ علیہ السّلام یسر بمولدہٖ و یبذل ما تصل الیہ قدرتہ فی محبتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعمری انّما یکون جزاءہ من اللّٰہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم.

" کیا کہنا ہے اس مسلمان موحد کا حضور کی امت میں جو خوشی

منائے میلاد شریف کی اور جی بھر کر حسب استطاعت خرچ کرے آنحضرت ﷺ کی محبت میں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اس کی جزاء رب کریم کی طرف سے یہی ہے کہ اپنے فضل عام سے اس کو جنت میں داخل فرمادے۔"

امام شہاب الدین المعروف ابوشامہ شافعی علیہ الرحمۃ:

امام شہاب الدین المعروف ابوشامہ شافعی جو جلیل القدر محدث ہیں اور بڑے عظیم القدر فقہاء اور محدثین کے استاذ ہیں، آپ میلاد النبی ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے زمانے میں جو اچھا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اس دن کہ جو حضور ﷺ کی ولادت کے موافق ہو اس میں صدقات کیے جاتے ہیں، حضور ﷺ کی نعت پڑھی جاتی ہے اور زینت و سرور کا اظہار کیا جاتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ فقراء پر احسان کیا جاتا ہے۔

(الحاوی للفتاوی، ج ۱، ص ۲۵۲)

نیز اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"حضور ﷺ کی محبت پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ یہ کام کرنے والے کے دل میں حضور کی عظمت موجزن ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ہے جو اس نے اپنے محبوب ﷺ کو مبعوث فرما کر کیا۔ وہ ذات کہ جس نے آپ

کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

(الباعث علی انکار البدع والحوادث، ص ۲۳)

رئیس المحدثین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ:

رئیس المحدثین امام المحققین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری میلاد النبی ﷺ کی بابت اپنی حتمی رائے دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

قلت: و فی قوله تعالٰی: لقد جاء كم رسول اشعار بذلک و ایماء الی تعظیم وقت مجئیه الٰی هنالک، قال: و علی هذا فینبغی ان یقتصر فیه علی ما یفهم الشکر للّٰه تعالٰی من نحو ما ذکر، و اما ما یتبعه من السماع واللهو و غیرهما فینبغی ان یقال ما کان من ذالک مباحا بحیث یعین علی السرور بذالک الیوم فلا باس بالحاقة. و ما کان حراما او مکروها فیمنع. و کذا ما کان فیه خلاف، بل نحسن فی ایام الشهر کلها و لیالیه یعنی کما جاء عن ابن جماعة تمنیه فقد اتصل ابا اسحاق ابو ابراهیم بن عبد الرحمن بن ابراهیم بن جماعة لما کان بالمدینة النبویة علی ساکنها افضل الصلوٰة و اکمل التحیة کان یعمل طعاما فی المولد النبوی، و یعطم الناس و یقول: لو تمکنت عملت بطول الشهر کل یوم مولدا.

"قرآن مجید فرقان حمید کی آیتِ مبارکہ "لقد جاء کم رسول" میں اس امر یعنی (میلادِ مصطفٰے ﷺ) کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور حضور ﷺ کے وقتِ ولادت کی تعظیم

وتکریم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا بنا بریں اس روز وہی اعمال بجالانے چاہئیں جن میں اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کا مفہوم پایا جائے۔ (جیسا کہ اوپر مذکور ہے) جہاں تک سماع اورلہو وغیرہ کا تعلق ہے تو یہ کہنا مناسب ہے کہ جو قوالی (سماع) اصل میں جائز ہے اور اس دن کی خوشی کے اظہار میں مددگار ہے تو اس کو اس سے ملانے میں حرج نہیں اور جو مکروہ وحرام ہے وہ منع ہے۔ یونہی جس کے جائز و ناجائز ہونے میں اختلاف ہو بلکہ ہم تو اس مہینے کی تمام راتوں اور دنوں میں محفل میلاد کے انعقاد کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس بارے میں مصر وشام کے بہت بڑے قاضی ''ابن جماعہ'' کی تائید اس عمل کے بارے میں یوں ملتی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں تھے تو حضور ﷺ کے میلاد کا کھانا تیار کراتے، لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے اگر مجھے اس سے زیادہ استطاعت ہوتو میں پورا مہینہ ہر روز یونہی مولود شریف کی محفل منعقد کرتا رہوں۔

(المورد الروی فی مولد النبی۔ ص ۱۷)

محفل میلاد النبی ﷺ کے جواز پر بیس دلائل:

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے محفل میلاد کے جواز پر بیس (۲۰) دلائل ذکر کیے ہیں۔ جو کہ قارئین کی سہولت کے لیے درج ذیل ہیں:

پہلی دلیل:

یہ ہے کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی کی اور ثویبہ کو

آزاد کر دیا تو اس کی جزا میں ہر پیر کے دن اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

دوسری دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے یومِ ولادت کی خود تعظیم فرماتے تھے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ اور اس دن کی تعظیم کے لیے ہر پیر کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ مسلم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

تیسری دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی منانا قرآن مجید کا مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذَالِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ۔

آپ فرما دیجیے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ سب سے بڑی رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ۔

چوتھی دلیل:

یہ ہے کہ جس زمانہ میں کوئی عظیم دینی کام ہوا ہو جب وہ زمانہ لوٹ کر آئے تو اس کی تعظیم کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے خود اس قاعدہ کو مقرر فرمایا۔ جب آپ نے یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا اور اس کا سبب معلوم کیا

اور جب کہا گیا کہ یہ اس دن اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے روزہ رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان کو قومِ فرعون سے نجات دی تھی تو آپ نے فرمایا تمہاری بہ نسبت موسیٰ علیہ السلام پر نعمت کا شکر ادا کرنے کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

پانچویں دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ولادت کا بیان فرمایا:

انا دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسٰی انا ابن الذبیحتین.

(میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور آپ کے والد حضرت عبداللہ)

چھٹی دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا محرک، باعث اور سبب ہے اور جو چیز مطلوب شرعی کا سبب ہو وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے۔

ساتویں دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد میں آپ کے معجزات اور کمالات اور آپ کی سیرت کا بیان ہوتا ہے اور ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

آٹھویں دلیل:

یہ ہے کہ جو شعراء صحابہ آپ کی مدح کرتے تھے اور نعتیہ اشعار پڑھتے تھے۔ آپ ان سے خوش ہوتے اور ان کو انعامات سے نوازتے تو جب محفل میلاد

میں آپ کے شمائل اور خصائل کا بیان ہوگا اور نعت خوانی ہوگی تو آپ اس سے خوش ہوں گے اور آپ کی خوشی شرعاً مطلوب ہے۔

نویں دلیل:

یہ ہے کہ آپ کے معجزات اور سیرت کا بیان آپ کے ساتھ ایمان کے کمال اور آپ کی محبت میں زیادتی کا موجب ہے وہ شرعاً مطلوب ہے۔

دسویں دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد میں اظہار سرور، مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور آپ کی تعریف کرنا ہے۔ یہ سب چیزیں آپ کی تعظیم کو ظاہر کرتی ہیں اور آپ کی تعظیم شرعاً مطلوب ہے۔

گیارہویں دلیل:

یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن کی فضیلت یہ بیان کی ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو جس دن آپ پیدا ہوئے اس کی فضیلت کا عالم کیا ہوگا؟ جس جگہ کوئی نبی پیدا ہوا اس جگہ کی بھی شرعاً تعظیم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

بارہویں دلیل:

یہ ہے کہ تمام علماء اور تمام شہروں کے مسلمانوں نے محفل میلاد کو مستحسن قرار دیا ہے اور حضرت ابن مسعود کی حدیث ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس کام کو مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک برا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

تیرہویں دلیل:

یہ ہے کہ محفل میلاد میں ذکر کے لیے جمع ہونا، نعت خوانی، صدقہ و خیرات نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے اور یہ تمام چیزیں سنت اور شرعاً مطلوب اور محمود ہیں۔

چودھویں دلیل:

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ.

(ہم تمام انبیاء کے واقعات آپ کو بیان کرتے ہیں جس سے آپ کے دل میں استقامت پر کھتے ہیں۔)

اور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے واقعات سے ہم اپنے دل کی تسکین کے محتاج ہیں اور محفلِ میلاد میں آپ ﷺ کا ذکر ہی ہوتا ہے۔

پندرہویں دلیل:

یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو عہدِ رسالت میں نہ ہو مطلقاً مذموم اور حرام نہیں ہے بلکہ اس کو دلائلِ شرعیہ سے دیکھا جائے گا اگر اس میں مصلحت واجبہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی۔ اس طرح مستحب، مکروہ اور حرام یہ سب بدعت کی اقسام ہیں۔

سولہویں دلیل:

یہ ہے کہ جو چیز صدرِ اوّل میں ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ نہ ہو لیکن افراد کے ساتھ ہو تو وہ بھی مطلوبِ شرعی ہے کیونکہ جس کے افراد شرعاً مطلوب ہوں اس کی

ہیئت اجتماعیہ مطلوب ہوگی۔

سترہویں دلیل:

یہ ہے کہ اگر ہر بدعت حرام ہو تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا قرآن جمع کرنا، حضرت عمر کا تراویح کی جماعت کا اہتمام کرنا اور تمام علومِ نافعہ کی تصنیف حرام ہو جائے گی اور ہم تیر کمان کے ساتھ جنگ کریں اور بندوقوں اور توپوں سے جنگ حرام ہو اور میناروں پر اذان دینا، سرائے اور مدارس بنانا، ہسپتال اور یتیم خانے بنانا سب حرام ہو جائیں۔ اس وجہ سے وہ نیا کام حرام ہوگا جس میں برائی ہو یا نہ ہو کیونکہ ایسے بہت سے کام ہیں جن کو نبی کریم ﷺ اور سلف میں سے کسی نے نہیں کیا مثلاً تراویح میں ختمِ قرآن، ختمِ قرآن کی دعا، ستائیسویں شب کو امام الحرمین کا خطبہ دینا وغیرہ۔ لہٰذا یہ دعویٰ باطل ہے اور ہر بدعت حرام نہیں ہے۔ اس لیے میلاد شریف کی محافل منانا بدعت محرمہ نہیں بلکہ بدعت حسنہ ہے اور جائز ہے بلکہ کارِ ثواب ہے۔

اٹھارہویں دلیل:

یہ ہے کہ امام شافعی نے فرمایا کہ جو چیز کتاب یا سنت یا اجماع یا اقوالِ صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اور جو نیک کام ان کے مخالف نہ ہو وہ محمود ہے۔

انیسویں دلیل:

یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا کام ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا تو اس کو ان کا اجر ملے گا اور ان کے اجور میں کمی نہیں ہوگی۔

بیسیوں دلیل:

یہ ہے کہ جس طرح حج کے افعال، صفا و مروہ کی دوڑ صالحین کی یاد تازہ کرنے کے لیے مشروع ہے اسی طرح محفل میلاد نبی کریم ﷺ کی یاد تازہ کرنے کے لیے مشروع ہے۔

(المولد الروی مطبوعہ مدینہ منورہ ۱۴۰۰ھ بحوالہ شرح مسلم شریف ج ۳ علامہ غلام رسول سعیدی)

امام نصیر الدین بن الطباخ علیہ الرحمۃ:

امام نصیر الدین بن الطباخ علیہ الرحمۃ محفل میلاد منانے والے شخص کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اذا انفق المنفق تلک اللیلۃ و جمع جمعا اطعمھم ما یجوز اطعامہ و اسمعھم للاخرۃ ملبوسا کل ذالک سرورًا بمولدہ ﷺ بجمیع ذالک جائز و یثاب فاعلہ اذا حسن القصد.

" کسی شخص نے میلاد کی شب لوگوں کو جمع کیا، انہیں حلال وطیب کھانے کھلائے اور صحیح روایات سے ثابت واقعات سنانے کا اہتمام کیا۔ اگر یہ سب کچھ میلاد پاک کی خوشی میں ہے، اور اس کی نیت صحیح ہے تو یہ سب کچھ جائز ہے اور ایسا کرنے والے کو ثواب ملے گا۔" (سبل الہدی، جلد ۱، صفحہ ۴۴)

امام ظہیر الدین جعفر المصری:

مصر کے ایک معتبر عظیم محدث وفقیہ امام ظہیر الدین جعفر المصری رحمۃ اللہ علیہ محافل میلاد کے بارے میں روح پرور ارشاد فرماتے ہیں کہ:

هذا لفعل لم يقع في الصدر الاوّل من السلف الصالح مع تعظيمهم و حبهم له اعظاما و محبة لا يبلغ جمعنا الواحد منهم ولا ذرة منه، و هي بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جميع الصالحين و الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم و اطعام الطعام للفقراء و المساكين و هذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت.

"محافلِ میلاد کے انعقاد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری میں شروع نہیں ہوا۔ اگرچہ ہمارے اسلاف صالحین عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر سرشار تھے کہ ہم سب کا عشق و محبت ان بزرگانِ دین میں سے کسی ایک شخص کے عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچ سکتا۔ میلاد کا انعقاد بدعتِ حسنہ ہے، اگر اس کا اہتمام کرنے والا صالحین کو جمع کرے، محفل درود و سلام اور فقراء و مساکین کے طعام کا بندوبست کرے۔ اس شرط کے ساتھ جب بھی یہ عمل کیا جائے موجبِ ثواب ہوگا۔" (سبل الہدیٰ، ج ا ص ۴۴۲)

الشیخ محمد بن علوی المالکی:

ان الاحتفال بالمولد النبوي الشريف تعبير عن الفرح والسرور بالمصطفى صلی اللہ علیہ وسلم و قد انتفع به فقد جاء في البخاري انه يخفف عن ابي لهب كل يوم الاثنين بسبب عتقه لثويبة جاريته لما بشرته بولادة المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم.

"بے شک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی و مسرت سے عبارت ہے اور اس

اظہارِ خوشی پر تو کافر نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ سوموار کے روز اس لیے ابولہب کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری دینے کی بناء پر (اظہارِ مسرت کی وجہ سے) آزاد کر دیا تھا۔"

علامہ ابن عابدین شامی:

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ جو کہ ملک شام کے انتہائی معتبر عالم دین تھے۔ آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محافل منعقد کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو سننے کے لیے جمع ہونا اعظم عبادات سے ہے کیونکہ میلاد شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بار بار ہوتا ہے اور آپ کا ذکر آپ کے قرب اور آپ کی محبت کا ذریعہ ہے۔"

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی:

علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے تو پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقادِ تولد کا نہ کرنا

چاہیے اگر اہتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں
کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں
سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔"
(شمائم امدادیہ۔ص ۹۴)

مزید حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہے بلکہ
برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف
اور لذت پاتا ہوں۔" (فیصلہ ہفت مسئلہ۔ص ۹)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ:

برصغیر پاک و ہند کے معروف و معتبر عالم دین اور مصنف کتب کثیرہ
حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

لا یزال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ ﷺ و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات و یظھرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقراءہ مولدہ الکریم.

"ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاوّل کے مہینے
میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، میلاد کی محفلیں منعقد
کرتے ہیں۔ صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام
کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ
سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت
کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔"

محمد بن عبدالوہاب نجدی: (میلاد شریف کی برکات)

شیخ الوہابیہ شیخ عبداللہ محمد بن عبدالوہاب نجدی (م ۱۲۴۲ء) لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے دودھ پلایا جو ابولہب کی آزاد کردہ تھی۔ ابولہب نے ثویبہ کو اس وقت آزاد کیا تھا جب اس نے ابولہب کو آپ کی ولادت کی بشارت دی تھی۔ موت کے بعد ابولہب کو خواب میں دیکھا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا جہنم میں ہوں لیکن ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے اور اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کر کے کہا میں جب اس کو چوستا ہوں۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو اس انگلی کے اشارے سے آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کی بشارت دی تھی۔ اور ابن جوزی نے کہا ہے کہ وہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن مجید میں سورت نازل ہوئی جب اس کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے پر جزا دی گئی تو جو مسلمان ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی مناتا ہے؟ مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۳ مطبوعہ المطبعۃ العربیہ لاہور سنہ ۱۳۹۹ء)

امام ابن تیمیہ:

غیر مقلدین کے امام عرب دنیا کے باشندے شیخ ابوالعباس تقی الدین المعروف امام ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

و کذالک ما یحدثه بعض الناس اما مضاهاة للنصاری فی میلاد عیسی علیه السلام و اما محبة للنبی ﷺ و تعظیمًا له و اللّٰه قد یثیبهم علی هذه المحبه و الاجتهاد. (اقتضاء الصراط المستقیم۔ص ۲۹۴)

"عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن مناتے ہیں۔ اسی طرح ان کی دیکھا دیکھی یا حضور ﷺ کی محبت و تعظیم کے باعث بعض لوگ ولادت با سعادت کا دن مناتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اس پیار و محبت اور اہتمام و کوشش پر جزا دینے والے ہے۔"

اور اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

فتعظیم المولد و اتخاذه موسما. قد یفعله بعض الناس و یکون له فیه اجرٌ عظیمٌ لحسن قصده و تعظیمه لرسول الله ﷺ.

"چنانچہ اس دن کو اہتمام سے منانا اور اس کی تعظیم کرنا۔ حسن نیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اجرِ عظیم کا باعث ہو سکتا ہے۔"
(اقتضاء الصراط المستقیم۔ص ۲۹۷)

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ:

حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ محفل میلاد النبی ﷺ منانے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

کنت اصنع فی ایام المولد طعامًا صله بالنبی ﷺ فلم یفتح لی سنة من السنین شیٔ اصنع به طعامًا فلم اجد الا حمصا مقلیًا فقسمته بین الناس فرایته ﷺ و بین یدیه هذه الحمص متبهجًا بشاشًا.

"میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا

تھا۔لیکن ایک سال (بوجہ عسرت) کھانے کا اہتمام نہ کرسکا،مگر میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔"

ان تمام عبارتوں اور حوالوں سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ سرکارِ دوجہاں ﷺ کی آمد کی خوشی کا اہتمام نہ صرف آج دھوم دھام سے ہوتا ہے بلکہ صدیوں سے اس مقدس کام کی روایت چلی آ رہی ہے اور دوسری بات یہ کہ یہ اہتمام صرف پاکستان و ہندوستان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا اہتمام تمام کائناتِ عالم خصوصاً عالمِ عرب میں بھی ہوتا ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اللہ کریم ہم سب کو یہ خوبصورت اور مقدس روایت قائم اور جاری وساری رکھنے اور ایسی پرنور محافل کا انعقاد کرنے اور ان میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان محافل کی رحمتیں، برکتیں ہمارے شاملِ حال فرمائے۔بالخصوص ہمارے ملک پاکستان کو امن واستحکام کا مرکز بنائے اور ہمارے گھروں میں رحمتوں، برکتوں کا نزول فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم الامین

آج اگر ہم عالمی حالات کو دیکھیں کہ جب استعماری طاقتیں اور بولہبی قوتیں ناموسِ رسالت پر حملہ آور ہو رہی ہیں اس کے مقابلے میں ہمارا کردار بدقسمتی سے آج بھی یہی ہے کہ ہم ترازو اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی شان کو تولنے پر لگے ہوئے ہیں۔

ہمارے منبروں پر آج بد نصیبی سے عظمتِ مصطفوی کو کم کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ڈنمارک کے درندے پھر مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو للکار رہے ہیں۔ یہودی بھیڑیئے پھر مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو چیرنے پھاڑنے کے چکر میں ہیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ان کے پیش نظر ہے کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرّا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

ان دگرگوں حالات میں آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تمام مسلمان مل جل کر عید میلاد النبی ﷺ بڑے اہتمام اور بڑے وقار کے ساتھ منائیں۔ (زیرِ نظر کتابچہ میں آپ نے مطالعہ کیا کہ ہمارے سارے بزرگ اور اکابرین بڑے جوش وخروش سے میلاد النبی ﷺ مناتے تھے، انہی محافل پاک کی برکتوں سے اس وقت کی ناپاک قوتیں اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب نہ ہوسکیں) تاکہ بولہبی قوتوں کو پتہ چل جائے کہ مسلمان اب بھی عظمتِ مصطفوی کا پرچم لے کر حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر ایک ہو چکے ہیں۔ یہ کٹ تو سکتے ہیں، مر تو سکتے ہیں لیکن ناموسِ رسالت پر حملہ برداشت نہیں کر سکتے۔

آیئے! اس موقع پر ہم تمام مسلمان عہد کریں کہ ہماری مساجد کے میناروں سے نکلنے والی آواز سے کسی مسلمان کو مشرک، کافر، بدعتی قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ کافر کو مسلمان اور مسلمان کو عشق محمدی کا درس دے کر غلامی رسول کا پٹہ اس کے گلے کی زینت بنایا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ...... کیونکہ ہماری بقا اسی میں ہے۔ ہماری غیرت اسی میں ہے۔ ہماری ترقی اسی میں ہے۔ بقولِ حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

....

خورشیدِ ملت پروفیسر

ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری

ڈائریکٹر

اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ

کی علمی، فکری، تحقیقی تصانیف جو عنقریب زیورِ طباعت
سے آراستہ ہو کر منصہ شہود پر آ رہی ہیں

- دعوتِ فکر
- قرآن اور انسان
- تذکرہ ائمہ اہلبیت
- مقالات خورشید
- لمعات خورشید فی حل الفاظ التجوید
- اسلام میں خواتین کا مقام
- اسلام میں انسانیت کا مقام
- اتحادِ اُمت کیسے؟
- ہماری منزل کہاں ہے؟
- اِنقلاب کون لائے گا؟
- ناقابل فراموش شخصیات
- اہلسنت کی زبوں حالی اور علماء و مشائخ کا کردار
- تعلیمات اسلاف اور ہم
- اسلام اور پاکستانی حکمران
- حدود آرڈیننس اور دین بیزار طبقے (مطبوعہ ضیاء القرآن)

اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور

0300-4645200, 0346-4005060